علاماتُ الوقف

O	یہ وقفِ تام یعنی ختمِ آیت کی علامت ہے جو درحقیقت گول ت (ۃ) ہے جسے دائرے (O) کی شکل میں ظاہر کیا جاتا ہے۔ یہاں ٹھہرنا چاہیے لیکن اولیٰ اور غیر اولیٰ کی ترجیح کا خیال رکھیں، یعنی ایسی جگہ پر وقف کریں جہاں علامت قوی ہو جیسے م اور ط اگر لا ہو تو ٹھہرنے یا نہ ٹھہرنے کا اختیار ہے۔
م	وقفِ لازم کی علامت ہے جہاں ٹھہرنا ضروری ہے اور اگر ٹھہرا نہ جائے تو معنی میں فرق پڑ جاتا ہے جس سے بعض مواقع پر کفر لازم آتا ہے۔
ط	وقفِ مطلق کی علامت ہے، یہاں ٹھہرنا بہتر ہے۔
ج	وقفِ جائز کی علامت ہے، ٹھہرنا بہتر ہے نہ ٹھہرنا بھی جائز ہے۔
ز	وقفِ مجوز کی علامت ہے یہاں نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔
ص	یہاں وقف کرنے کی رخصت ہے، البتہ ملا کر بھی پڑھا جا سکتا ہے۔
ق	قِیۡلَ علیہِ الوقُف کا مخفف ہے، یہاں نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔
صلے	الوصل اولیٰ کا مخفف ہے، یہاں ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔
صل	یہ قَدۡ یُوۡصَلُ کا مخفف ہے، یہاں وقف کرنا بہتر ہے۔
قف	یہ وقفِ بہتر کی علامت ہے، یہاں ٹھہر کر آگے پڑھنا چاہیے۔
س یا سکتہ	علامتِ سکتہ ہے یہاں اس طرح ٹھہرا جائے کہ سانس ٹوٹنے نہ پائے یعنی بغیر سانس لئے ذرا سا ٹھہریں۔
وقفة	سکتہ کو ذرا طول دیا جائے اور سکتہ کی نسبت زیادہ ٹھہریں لیکن سانس نہ ٹوٹے۔
لا	یہ علامت کہیں دائرہ آیت کے اوپر آتی ہے اور کہیں متن میں، متن کے اندر ہو تو ہرگز نہیں ٹھہرنا چاہئے اگر دائرہ آیت کے اوپر ہو تو اس میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک ٹھہرنا چاہیے اور بعض کے نزدیک نہیں ٹھہرنا چاہیے لیکن ٹھہرنے اور نہ ٹھہرنے سے مطلب میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔
ک	کَذٰلِکَ کی علامت ہے، یعنی جو علامت پہلے آئی وہی یہاں سمجھی جائے۔

(**نوٹ** HELPING LETTERS جیسے کہ و۔ او۔ ل۔ ف۔ وغیرہ ہیں۔ کیونکہ قرآن کی عربی زبان کی حیثیت سے وسیع ترین ہے اس لیے مددگار حروف و الفاظ کے مطالب سیاق وسباق کے مطابق: اور۔ چونکہ۔ یعنی۔ چنانچہ۔ حالانکہ۔ بلکہ۔ یا۔ اِسی وجہ سے۔ پھر۔ بہرحال۔ لہٰذا۔ وغیرہ وغیرہ کیے گئے ہیں تاکہ بنیادی آگاہی قائم رکھتے ہوئے دُرست ترین مطلب واضح کرنے کی کوشش کی جا سکے)۔